بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اللہ نور السموٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

جلد ۸ — نمبر ۸

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

۱۵ اپریل ۱۹۳۴ء چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنہ ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

مضمون نگار بہنیں	۳-۴	محترمہ قانتہ صاحبہ پشاور
پرسیلا	۴-۷	محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ بنگہ اہدیاں
اشعار منثور	۷-۸	ترجمہ نظم شیلے
درس القرآن	۹-۱۳	نوشتہ محترمہ عزیزہ رضیہ صاحبہ
احمدی خاتون کی دعا - عورت کیا ہے -	۱۴	عظمت خاتون صاحبہ و ف - ر
شذرات	۱۵-۱۹	

یتیم لڑکی کی دُعا

مقصد مرا دلا دے او آسمان والے
قسمت مری جگا دے او آسمان والے

گم گشتہ کا پتہ دے او آسمان والے
راہِ عدم بتا دے او آسمان والے

ماں باپ سے ملا دے او آسمان والے

ہر لحظہ چشم تر ہوں دن رات نوحہ گر ہوں
اتنی خبر نہیں ہے میں کون ہوں کدھر ہوں

ماتم میں وارثوں کے دنیا سے بے خبر ہوں
اس کمسنی میں ہے غم ہے بے مادر و پدر ہوں

ماں باپ سے ملا دے او آسمان والے

او آسماں ستمگر مجھ پر نہ یوں ستم کر
کم عمر خستہ جاں پر اب جور و ظلم کم کر

او باغبانِ قدرت شاخِ الم قلم کر
بیوارثوں کے وارث بیکس پہ بھی کرم کر

ماں باپ سے ملا دے او آسمان والے

ماتم میں ہمدموں کے دم اپنا توڑتی ہوں
دنیا نے مجھ کو چھوڑا میں اسکو چھوڑتی ہوں

بابِ کرم پہ تیرے سر اپنا پھوڑتی ہوں
منت سے تیرے آگے اب ہاتھ جوڑتی ہوں

ماں باپ سے ملا دے او آسمان والے

مصباح
بہنوں کی خدمت میں
تاکیداً عرض ہے کہ مصباح کے
خریدار بڑھائیں۔ جو خواتین پہلے
مصباح کی خریدار نہیں۔ اب
بھی مہربانی فرما کر وہ اخبار
ضرور جاری کرا لیں۔ اور قیمت
باقساط بھی ادا کر سکتی ہیں۔
منیجر اخبار مصباح
قادیان (پنجاب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان ، مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۳۴ء

مضمون نگار بہنیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بار ہا مصباح میں جناب ایڈیٹر صاحب کیطرف سے شکایت ہوئی - کہ مضمون نگار بہنیں نہ مضمون بھیجتی ہیں - نہ اشاعت کی طرف توجہ کرتی ہیں - جسکی وجہ سے اکثر مردوں کے مضامین اخبار میں شائع ہوتے ہیں افسوس ہے کہ جماعت میں اعلیٰ تعلیمیافتہ عالمہ فاضلہ خواتین کے ہوتے ہوئے مضامین کی کمی ہے - میں مردانہ مضامین پر برا نہیں مانتی اور نہ برا ماننا چاہیئے - بلکہ میں ان صاحبان کی ہمدردی و خیر خواہی کی نہایت ہی شکر گذار ہوں - جو کہ ہمیں اپنے اعلیٰ علم و وسیع تجربات سے مستفید فرما رہے ہیں - مگر پھر بھی بہنوں کو اس طرف توجہ مبذول کرنی چاہیئے - کیونکہ اخبار زنانہ ہے تو زنانہ مضامین ہی زیادہ زیب دیتے ہیں - پہلے چند سال تو اکثر بہنوں کے مضامین ہوا کرتے تھے - لیکن ایک دو سال سے اکثر بہنوں نے خاموشی اختیار کرلی ہے - اب کہیں ایک آدھ مضمون کسی بہن صاحبہ کا ہوا کرتا ہے - کیا ہی اچھا ہو - اگر سب مضمون نگار بہنیں دل میں پختہ عہد کرلیں - کہ زیادہ نہیں تو مہینے میں ایک ایک مضمون ضرور لکھیں گی - اس طرح اخبار کی قدر بھی زیادہ ہوگی - اور اشاعت بھی زیادہ ہو جائے گی -

محترمہ امۃ الحفیظ بیگم شمیم صاحبہ محترمہ افضل النساء بیگم صاحبہ جیسی اعلیٰ تعلیمیافتہ پاکیزہ شاعرانہ دل و دماغ رکھنے والیاں اگر ذرا توجہ فرمائیں - تو پھر کیا کمی ہے محترمہ افضل النساء بیگم صاحبہ کا مدت ہوئی مضمون نظر سے نہیں گذرا - نہ "مصباح" میں نہ "عصمت" و "تہذیب" میں - خداوند کریم ان بہنوں کو جلد از جلد صحت کاملہ عطاء فرمائے - کہ پھر محفل مصباح میں شریک ہوں - اور ہمیں اپنے بہترین خیالات سے مستفید فرمائیں ؛

جماعت کی تقریباً سب خواتین خاموش ہیں اور بہت کم مضمون لکھتی ہیں - مثلاً محترمہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب محترمہ مکرمہ والدہ سردار امیر محمد خان صاحب - محترمہ فضیلت النساء بیگم صاحبہ ددو - محترمہ مریم بیگم صاحبہ محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ محترمہ لئیقہ بیگم صاحبہ محترمہ صغریٰ بیگم و لیاقت زمانی بیگم صاحبہ - محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ - اسی طرح دیگر مضمون لکھنے والی بہنیں - ہماری پریذیڈنٹ صاحبہ و سیکرٹری صاحبہ کو بھی توجہ کرنی چاہیئے - تاکہ رسالہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مضمون مختلف پہلوؤں پر چاہیئے۔ صرف ایک ہی بات بار بار نہ دہرائی جائے۔ مذہبی۔ ادبی۔ اخلاقی۔ معاشرتی۔ حفظان صحت کے اصول۔ سفرنامے دیگر کسی اچھے موضوع پر ہونے چاہئیں۔ اشاعت کی طرف بھی بہنیں متوجہ ہوں۔ اور حتی المقدور کوشش کریں۔ کہ خریدار بڑھ جائیں۔ ماشاءاللہ جماعت میں صاحب حیثیت لوگوں کی بھی کمی نہیں۔ اگر سب احمدی بھائی اپنی پڑھی لکھی بیوی۔ بیٹیوں۔ بہنوں کے لئے مصباح جاری کرائیں۔ اور چندہ باقاعدہ بھیجا کریں۔ تو بہت جلد اخبار ترقی کریگا۔ جناب ایڈیٹر صاحب بار بار بلکہ ہر ایک پرچہ میں فرما رہے ہیں۔ کہ کئی خریداروں نے سالانہ چندہ نہیں بھیجا۔ اور جب وی پی کیا جاتا ہے۔ تو وہ بھی واپس آجاتا ہے۔ نہایت ہی افسوس ہے انپر جو اتنا محسوس نہیں کرتے۔ کہ سال بھر تو اخبار وصول کیا۔ مگر جب چندہ دینے کا وقت آیا۔ تو خاموشی اختیار کر لی۔ کیا یہ ایمانی و اخلاقی کمزوری نہیں؟

...... اگر اخبار کی خریداری منظور نہیں تو پہلے ہی سے ایک کارڈ کے ذریعہ سے انکار کر دیتیں۔ ورنہ جتنا چندہ آپکے ذمہ ہے۔ اس کو ادا کر کے آئندہ کے لئے اخبار بند کر دیں۔ رسالہ عصمت و تہذیب و سہیلی کا سالانہ چندہ پانچ روپے ہے۔ اسی طرح کسی کا زیادہ کسی کا کم۔ اور لوگ خریدار بنے ہوئے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں مصباح کا چندہ صرف اڑھائی روپے ہے۔ جو کسی طرح زیادہ نہیں۔ اگر ہر تیسرے دن ایک ایک پیسہ کسی ڈبہ میں جمع کرتے رہیں۔ تو سال ختم ہونے پر ڈھائی روپے جمع ہو جائیں گے جس سے نہایت آسانی سے چندہ ادا ہو اکریگا۔ آپکو بھی محسوس نہ ہوگا۔ اور اخبار بھی باقاعدہ جاری رہیگا*

اب جناب ایڈیٹر صاحب سے بھی درخواست ہے کہ آپ اخبار کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ بعض لوگ ظاہری رنگ کو پسند کرتے ہیں۔ سرورق خوبصورت ہو۔ کاغذ عمدہ ہو۔ ایک دو تصویریں ہوں۔ اعلیٰ علمی مفید افسانے و معلومات ہوں۔ چندہ پھر بڑھا بھی لیں تو کوئی بات نہیں۔ بلکہ زیادہ مفید ہوگا*

آخر میں میں دعا کرتی ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ محترمہ عزیزہ رضیہ صاحبہ کو جزائے خیر دے۔ جو کہ ہمیں درس القرآن جیسے انمول موتیوں سے مالا مال کر رہی ہیں۔ اور آئندہ کیلئے بھی خدا ہمت دے۔ کہ یہ سلسلہ جاری رہے* امین

والسلام

(قانتہ بیگم پشاور چھاؤنی)

پریسیلا

پریسیلا مر گئی اور گاؤں کی تمام عورتیں رات کو اس کے مکان پر اکٹھی ہوئیں۔ وہ اس کشادہ مکان میں ایسے پھرتی تھیں جیسے انہوں نے کبھی پہلے نہیں دیکھا تھا۔ اور وہ پریسیلا کی عدم موجودگی میں مکان دیکھ بھی کیسے سکتی تھیں۔ وہ چپکے چپکے پھرتیں یا اکٹھی ہو کر پریسیلا کے متعلق باتیں کرنے بیٹھ جاتی تھیں۔ وہ غمناک اور حیران نظر آتی تھیں۔ کون خیال کر سکتا تھا۔ کہ پریسیلا مر گئی ہوگی۔ پریسیلا گاؤں میں سب سے بوڑھی عورت تھی

55
Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن چہرے سے اتنی عمر رسیدہ معلوم نہیں ہوتی تھی۔ اسکی جوانی کا زمانہ کسی کو یاد نہیں تھا۔ اس بڑے مکان میں اُس نے اپنا بچپن کا زمانہ اپنے چچا کے ساتھ گذارا تھا۔ لیکن جب اسکا چچا مر گیا تو پریسیلا اس کی واحد وارث تھی اسی واسطے گاؤں کے کئی آدمی اُس سے شادی کرنے کے خواہشمند تھے۔

کیا وہ امیر تھی؟ کس کو معلوم تھا۔ خستہ مکان اور باغیچہ کی حالت سے پریسیلا کے امیر ہونے کے آثار کم دکھائی دیتے تھے۔ لیکن کوئی عورت یا بچہ جو اس کے پاس مدد کے لئے آتا کبھی خالی ہاتھ نہیں جاتا تھا۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ اسی وجہ سے مکان کی کئی چیزیں مثلاً تصویریں اور چاندی کے چھوٹے چھوٹے زیورات آہستہ آہستہ مفقود ہو گئے تھے۔ مگر بہت لوگ یقین رکھتے تھے۔ کہ پریسیلا نے ایک مقفل صندوق جس کے اوپر ڈوری باندھی ہوئی ہے۔ روپوں سے بھر کر ایک خاص کمرے میں رکھا ہؤا ہے۔ اور واقعی جیسا کہ اس کی نرس نے ایک دفعہ ظاہر کیا تھا۔ ایک ایسا صندوق اُس کے ایک کمرہ میں پڑا تھا۔

اب وہ مردہ پڑی تھی۔ اور اس چھوٹے گاؤں کی عورتوں کے نزدیک یہ حیرت انگیز واقعہ وقوع میں آیا تھا۔ کئی دفعہ ایسا ہؤا کہ عورتیں پریسیلا کو ملنے کے لئے گئیں۔ اور وہ گھر میں نہ ہوئی یا قدرے علیل نظر آئی لیکن اس کا مر جانا کسی کے وہم وقیاس میں بھی نہیں آیا تھا۔ ننھے ننھے بچے اُس کے راستے میں اس انتظار میں کھڑے تھے کہ وہ خرید و فروخت کر کے واپس آئے گی۔ اور کوئی نہ کوئی چیز ان کے لئے جیب میں ڈال کر لائے گی۔ اب انکو بھی معلوم ہو گیا تھا۔ کہ پریسیلا نے ہمیشہ کے لئے اس راستہ سے گذرنا چھوڑ دیا ہے۔

بیچاری پریسیلا بہت بوڑھی تھی۔ اس کی جوانی کا چہرہ جو اب جھریوں سے بھرا تھا کسی کے تصوّر میں نہیں آ سکتا تھا۔ ایک دفعہ اس نے ایک بچے سے کہا "جب میں تمہاری عمر کی تھی تو میں ایک پرندے کی طرح ہلکی پھلکی تھی"۔ لیکن وہ بچہ سمجھا کہ پریسیلا جھوٹ بول رہی ہے۔ کیونکہ بچوں کا خیال تھا۔ کہ وہ کبھی بھی جوان نہ تھی۔

گو پریسیلا ہر ایک کے متعلق سب کچھ جانتی تھی۔ لیکن کوئی بھی اس کی بابت کچھ نہیں جانتا تھا سوائے اس کے کہ وہ بیچاری ایک بوڑھی دوشیزہ تھی۔ جس نے کبھی شادی نہ کی۔ اس کے نام ہی سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کیسی سنجیدہ۔ صاف ستھری اور لڑکیوں کی طرح ایک بوڑھی عورت تھی۔ اس کو مردوں سے نفرت تھی۔ وہ لڑکوں کو پیار نہیں کرتی تھی۔ کیونکہ وہ اس کی بلیوں کو تنگ کرتے تھے۔ البتہ چھوٹی لڑکیوں سے اسے بہت الفت تھی۔ جب بھی کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوتا۔ تو پریسیلا سب سے پہلے وہاں موجود ہوتی۔ اور اگر مولود لڑکا ہوتا تو وہ اسے ایک روپیہ دکھا کر کہتی "دکھ یہ مانگو اور یہ تمہیں مل جائے گا"۔ اور آخر روپیہ اس کے ہاتھ میں دے کر چلی جاتی۔ لیکن اگر وہ لڑکی ہوتی تو پریسیلا آنسوؤں سے ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے اس کے پاس آتی اور بچی کے معصوم کانوں میں کچھ کہتی اور جاتی دفعہ ایک اشرفی اس کے ننھے ہاتھ میں دبا کر کہتی "لو میری بچی یہ تمہارے افسردہ دل کے لئے ہے تمہاری افسردہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دل کے لئے"۔

جب پریسیلا مرگئی تو اس کی دور کے رشتہ کی بہن بھی وہاں آئی اور کہنے لگی "مجھے کسی نے پہلے اطلاع کیوں نہیں دی۔ اور کیوں کوئی ڈاکٹر پریسیلا کے مرنے سے پیشتر نہیں بلوایا گیا تھا؟" جب اسے معلوم ہؤا کہ پریسیلا ڈاکٹر کے بلانے کے خلاف تھی تو اسے بڑی حیرانی ہوئی۔ گاؤں میں صرف ایک بوڑھا ڈاکٹر رہتا تھا۔ جس کے لڑکے اور لڑکیوں کے ہاں بھی اولاد تھی ایک دفعہ جب پریسیلا زندہ تھی ایک عورت نے اس کے سامنے کہا کہ ڈاکٹر کے متعلق مشہور ہے۔ کہ اس نے جوانی کے زمانہ میں ایک لڑکی کو جس کے ساتھ اس کی شادی ہونے والی تھی۔ عین شادی کے روز چھوڑ کر دوسری لڑکی سے شادی کرلی۔ مگر اب کوئی نہیں جانتا کہ پہلی لڑکی کون تھی۔ یہ بات سنکر پریسیلا اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑکی میں جا بیٹھی اور اس عورت نے یہ سمجھ کر پریسیلا کو مردوں سے نفرت ہے۔ بات کو پلٹ دیا۔

جب تک پریسیلا نے جان نہ دی تھی وہ اس ڈاکٹر کو بلانا نہیں چاہتی تھی۔ لیکن جب وہ مرگئی تو ڈاکٹر کو بلایا گیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ پریسیلا کس بیماری سے مری ہے۔ حالانکہ ڈاکٹر کو کئی دفعہ ایسے موقع پر جانا پڑا تھا۔ مگر جونہی وہ پریسیلا کی چارپائی کے قریب آیا تو خوفزدہ معلوم ہوتا تھا۔ اور کئی منٹوں تک چپ چاپ کھڑا رہا۔ آخر آہستہ سے اور پھر ذرا بلند آواز سے اس کی زبان سے "پریسیلا"۔ "پریسیلا" نکلا۔ لیکن وہ مرچکی تھی۔ جواب کیسے دیتی۔ جاتی دفعہ ڈاکٹر نے کہا معلوم ہوتا ہے۔ بیچاری دل کی حرکت بند ہو جانے سے مرگئی ہے۔

جب ڈاکٹر چلا گیا تو پریسیلا کی وصیت (جسکا ذکر اس کی نرس نے مرتی دفعہ کیا تھا۔ تلاش کے بعد ملی۔ اس میں لکھا تھا کہ مکان اس کی رشتہ کی بہن کو ملے مگر مقفل صندوق اسی طرح اس کے ہمراہ دفن کر دیا جائے۔ یہ سنکر سب عورتیں حیران سی ہو گئیں اور کہنے لگیں کہ پریسیلا کو اب روپوں کی کیا ضرورت ہے؟

جب سب عورتیں کھانے کے کمرے میں چلی گئیں تو پریسیلا کی بہن نیچے والے کمرہ میں جہاں صندوق پڑا تھا۔ اکیلی بیٹھی اپنے آپ سے باتیں کر رہی تھی۔ کہ "پریسیلا کنجوس نہیں تھی۔ پھر صندوق کو ساتھ دفن کرنے کی کیوں وصیت کر گئی۔ آخر صندوق کے کھولنے میں تو کوئی حرج نہیں۔ میں ایک پیسہ بھی اس میں سے نہیں نکالوں گی۔ لیکن اس طرح بند صندوق کبھی کسی عورت کے ساتھ دفن نہیں کیا گیا"۔ انہی خیالات سے مستغرق وہ اٹھکر ساتھ والے کمرہ میں گئی۔ اور چابیوں کا ایک گچھا لائی۔ تھوڑی دیر بعد صندوق کا ڈھکنا کھلا پڑا تھا اور وہ سامنے حیران بیٹھی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ صندوق اشرفیوں اور روپوں سے بھرا ہوگا۔ مگر اس نے دیکھا کہ سب سے اوپر سفید اطلس کا ایک سوٹ پڑا ہے۔ جو یقیناً پریسیلا نے خود اپنے ہاتھوں سے سیا ہؤا تھا اس کے نیچے خشک پھولوں میں پڑا ہؤا ایک باریک نقاب اور کئی قسم کے ربن اور لیسیں اور ایک خوبصورت جوتی کا جوڑہ پڑا تھا۔ وہ پریسیلا کے متعلق بہت کم علم

رکھتی تھی۔ سوائے اس کے کہ وہ ایک یتیم لڑکی کی حیثیت میں اس مکان میں مدت سے رہتی تھی لیکن یہ شادی کا سامان جو کئی سالوں سے بند معلوم ہوتا تھا کیوں بنا رکھا تھا۔ پریسیلا نے کبھی شادی نہ کی تھی۔ وہ حیران بیٹھی سوچ رہی تھی۔ کہ اس کے ذہن میں ایک بھولی ہوئی بات یاد آئی۔ کہ پریسیلا کی شادی ایک ڈاکٹر سے ہونے والی تھی۔ لیکن ڈاکٹر نے ایک امیر لڑکی سے شادی کر لی تھی۔ مگر اس کے بعد کا اس کو علم نہیں تھا وہ ایک دفعہ پھر صندوق پر جھکی اور اس کے کونے میں خطوں کا ایک بنڈل جو ریشم کے فیتے سے بندھا ہوا تھا۔ اُسے نظر آیا۔ اُس نے بنڈل اٹھایا۔ اور چاہتی تھی۔ کہ فیتے کو کھولے کہ اوپر کے کمرے سے کسی عورت کے سسکنے کی آواز آئی۔ اس نے سمجھا کہ پریسیلا کی کوئی سہیلی اس کی چارپائی کے پاس رو رہی ہے۔ اس کی انگلیوں نے فیتہ کو پھر چھوا اور پھر ایک دردناک آواز اُسے سنائی دی۔ وہ چونک پڑی اور چاروں طرف دیکھنے لگی۔ لیکن اس کے ارد گرد کوئی نہ تھا۔ اب اس کو یقین ہو گیا کہ آواز اس کمرہ سے آتی ہے۔ جہاں پریسیلا کی چارپائی پڑی ہے۔ اس نے خطوں کا بنڈل جیب میں ڈال لیا اور شور مچایا کہ پریسیلا ابھی زندہ ہے۔ گرم کمبل لاؤ۔ طاقت بخش دوائی لاؤ۔ اور خود بھاگی بھاگی پریسیلا کے کمرہ میں گئی اور جب اس نے دروازہ کھولا تو پریسیلا بیچاری جوں کی توں مردہ پڑی تھی۔ اتنے میں دوسری عورتیں بھی کمبل وغیرہ لیکر وہاں جمع ہو گئیں۔ اس نے پریشانی کی حالت میں دروازہ پھر بند کر دیا۔ اور کہا کہ مجھے دھوکا لگا تھا۔" اور سب عورتوں کو ہٹا کر خود پھر نیچے گئی اور خطوں کو بغیر کھولے صندوق میں رکھ دیا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ اور پھر سب کپڑوں کو اسی ترتیب سے رکھکر صندوق کو اسی طرح بند کر دیا۔

دوسرے دن جب پریسیلا کو دفن کرنے کے لئے لے گئے تو وہ صندوق بھی ساتھ ساتھ تھا۔ اور ہمیشہ کے لئے اس کے ساتھ ہو گیا۔

(ترجمہ)

(مرسلہ آمنہ بیگم بنگلہ نہر آہدیاں۔ ضلع شیخوپورہ)

اشعار منثور

خوش آمدید جانفزا روح! تو کوئی فانی پرندہ نہیں تیری دل کو موہ لینے والی نغمہ ریز آواز آسمان کی بلندی سے کانوں میں آتی ہے۔ ہر ایک پر عالم وجد طاری ہو جاتا ہے۔ اور بیخودی میں ڈوب جاتا ہے۔

تو سطح زمین سے شعلہ آتش کی مانند فضائے آسمانی میں غائب ہو جاتا ہے۔ پھر چرخ نیلی کے مقابل تو تیرتا ہوا گاتا ہے اور گاتا ہوا اڑتا ہے۔

تیرے نغمے زمین پر اس طرح پھیل جاتے ہیں جیسے شب دیجور میں چاند ایک ابر کے ٹکڑے سے جھانک کر سارے عالم کو بقعۂ نور بنا دیتا ہے۔

میں نہیں جانتا کہ تو کیا ہے۔ اور میں اسے سمجھتا کہ تجھے کس سے تشبیہ دی جائے۔ کیوں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیرا راگ قوس وقزاح پر پڑنے والی بوندوں سے بھی کہیں زیادہ دیدہ زیب ہے۔

تو ایک گمنام شاعر کی مانند ہے جو اپنے نور تخیل کی بلند پروازی میں دلوں سے اوجھل ہوتا ہے۔ لیکن بعد میں لوگ اس کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

تو ایک عالی نسب دوشیزہ کیطرح ہے۔ جو تنہائی میں اپنے بیمار دل کو محبت بھرے نغموں سے راحت پہنچاتی ہے لیکن اسکا خلوت خانہ انکا متحمل نہیں ہو سکتا۔

تو جگنو ہے جو شبنم کی دلفریب وادیوں میں ہلکی ہلکی روشنی منتشر کرتا ہے۔ اور پتیاں اسے چھپا لیتی ہیں۔

اسی طرح تو چھپ کر اپنے خوشگوار نغموں کا مینہ برساتا ہے

اے دلنواز پرندے! تھکاوٹ کے آثار یا یاس و حسرت کے بادل تیری وفور انبساط کے پاس نہیں بھٹک سکتے۔ تو محبت کے الم آفریں رخ سے آشنا نہیں۔

تو موت کے حقیقی معانی کو ہم فانی انسانوں کی نسبت زیادہ سمجھتا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو تیرا نغمہ اس درجہ پر اثر نہ ہو سکتا۔

مگر آہ انسان نہیں جانتا کہ خوشی کیا ہے کبھی مستقبل کو سامنے رکھکر سوچتا ہے کبھی زمانہ گذشتہ پر نظر کرتا ہے کبھی ناسمجھی سے جان بوجھ کر اس چیز کی تمنا کرتا ہے جسکا ملنا محال ہو۔

حیاتِ انسانی کی بہترین گھڑیاں بھی اثراتِ غم سے خالی نہیں مسرتِ انسانی کی اعلیٰ ترین صورت اس راگ میں پوشیدہ ہے۔ جو رنج کے جذبات سے معمور ہو۔

اگر ہمیں انسانی احساسات از قسم غرور نفرت و خوف سے نجات حاصل ہو سکے اور ہم آنسوؤں سے نا آشنائے محض ہوں پھر بھی ناممکن ہے کہ میری خوشی تک رسائی ہو سکے۔

اے پرندے! تیرے نغمے شاعر کے جذبات کو بھڑکانے کے لئے جہانِ خاکی کے تمام راگوں سے بڑھے ہوئے ہیں۔

کاش تو مجھے اپنے خوشگوار راگوں میں سے نصف ہی سکھا سکتا۔ تا میری نوکِ زبان سے شعروں کی ایسی گنگا بہہ نکلتی کہ دنیا انکو دلی جذبات سے سنا کرتی جیسے میں متوالا ہو کر تیرے راگوں کو ہمہ تن گوش ہو کر سنا کرتا ہوں۔

(ترجمہ از شیلے)

[illegible]

مصباحی بہنیں ضرور پڑھیں!

کئی مرتبہ کے اعلانوں کے بعد ہم نے مصباح کا پرچہ یکم اپریل کو وی پی کیا تھا۔ لیکن افسوس یہ پرچہ کئی مصباحی بہنوں نے واپس انکاری کر کے دفتر کو پانچ آنے (۵؍) نقصان پہنچایا ہے۔ مہربانی فرما کر اپنے ذمہ کا چندہ مع حرجانہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں ہم نے اخبار بند نہیں کیا۔ اگر آئندہ خریداری منظور نہیں تو پچھلا حساب بے باق فرمائیں۔ اور ہمیں اطلاع دیں۔ کہ مصباح بند کر دیں۔

(مینیجر اخبار مصباح)

درس القرآن

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ

(سورۃ النجم رکوع ۳)

فرمودہ ۱۷ مارچ ۳۶ء بروز ہفتہ

اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ تَوَلّٰی ۙ وَ اَعْطٰی قَلِیْلًا وَّ اَکْدٰی ۔ کیا تجھے اس شخص کی خبر ہے جس نے منہ پھیر لیا کچھ تھوڑا سا دیا پھر اس کے بعد رک گیا۔ یعنی پہلی تعلیمات کا خیال نہ کیا۔ پہلی کتب سماوی کے الہامات سے منہ پھیر لیا۔ اَکْدٰی۔ کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہوئے رک جانا۔

درحقیقت میلان اسلام کیطرف اشارہ ہے۔

یعنی ابتداء میں تو اسلام کیطرف میلان کیا۔ مگر پھر اس توجہ کو بند کر دیا کیونکہ پہلے تَوَلّٰی آیا ہے۔ نئی بات کی طرف خیال ہوتا ہے۔ اور اس کی سچائی نظر آجاتی ہے اس کے متعلقہ دل پر واردات آتی ہیں۔ اور نور بصارت کی جھلک پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر اس نور سے فائدہ نہ اٹھانے کیوجہ سے دن گذرنے پر وہ نور مرجاتا ہے۔ جیسے کہ اگر کسی عضو سے کام نہ لیا جائے تو وہ بیکار ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی طاقت قبولیت بھی (انکار کرنے سے) جاتی رہتی ہے (پہلے پہلے ابتدائے اسلام میں بعض لوگ گذشتہ الہامی کتب کی پیشگوئیوں اور حالات زمانہ کے لحاظ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام کے منتظر تھے۔ مگر بعد میں ضد اور تعصب میں آکر انکار کر بیٹھے اور ہدایت سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بہت سے لوگ ابتداء میں مائل ہوئے جن میں سے بہتوں کا آپکی کتب میں ذکر ہے۔ جیسے مولوی ثناء اللہ صاحب اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی وغیرہ پھر دل پر زنگ آجانے کیوجہ سے رک گئے؛

اَعْطٰی قَلِیْلًا۔ یعنی تھوڑی بہت طاقت قبولیت کو انہوں نے کام میں لانا چاہا۔ لیکن پھر چھوڑ دیا اس لئے اللہ تعالیٰ نے انکی طاقت کو زائل کر دیا؛

اَعِنْدَہٗ عِلْمُ الْغَیْبِ فَھُوَ یَرٰی ۔ کیا اس کے پاس علم غیب ہے۔ کہ وہ اس کو دیکھ رہا ہے۔ اَمْ لَمْ یُنَبَّاْ بِمَا فِیْ صُحُفِ مُوْسٰی ۙ وَ اِبْرٰھِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰۤی ۙ کیا اسکو اسکی خبر نہیں دی گئی جو موسیٰؑ کی کتاب میں ہے! اور ابراہیمؑ کو جس نے پورا کیا؛

یعنی انسان کے لئے خدا تعالےٰ کی مرضی معلوم کرنے کے دو ہی طریقے ہیں۔ یا تو اُسے براہ راست الہام ہو یا کسی اور کے ذریعہ سے خبر ملے۔ اس لئے فرمایا کہ کیا اس کو خود الہام ہوتا ہے یا پہلی کتب میں لکھا ہے۔ مگر یہ بات نہیں۔ آج سے نو سال پہلے دیکھو تو ہر جگہ ملہم نظر آتے ہیں۔ ہر شہر میں کوئی نہ کوئی ملہم پایا جاتا تھا۔ ہر طرف سے (بعثت مسیح موعود کی) خبریں آتی تھیں۔ جیسے کوٹھے والے پیر۔ جھنڈے والے پیر۔ مولوی عبداللہ غزنوی وغیرہ۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد یہ سلسلہ بالکل بند ہو گیا۔ ایسے لوگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب بھی پائے جاتے ہیں۔ جو مدعی ہیں۔ مگر ان کا ہم سے یا غیر احمدیوں سے کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ وہ تو اپنی جماعت ہی علیحدہ بنانا چاہتے ہیں*

الٰہی بخش اکونٹنٹ اور بہت سے لوگوں کو جنکا کتب مسیح موعود میں ذکر ہے پہلے الہام ہوتے تھے مگر مخالفت کے بعد ان کے الہاموں میں سے نور جاتا رہا۔ پہلے ان کے الہام سچے ہوتے ہیں بعثت کے بعد وہ بات نہیں رہتی۔ پہلے جو نور ہوتا ہے بعد میں بند ہو جاتا ہے۔ یہ بھی ایک سچائی کی دلیل ہے کہ نبی کے مقابلہ میں وہ نور جاتا رہتا ہے۔ اور نبی کی اطاعت سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ مخالفت اور ضد سے پہلا نور بھی جاتا رہتا ہے مگر سوال یہ ہے کہ وہ نور ہم نے کیسے سلب کر لیا۔ علم الکلام اور مباحثات وغیرہ میں تو غالب آجاتے ہیں۔ مگر وہ نور تو محض خدا تعالیٰ کے تصرف میں ہے۔ جو کہ انکی اپنی مخالفت اور عداوت کیوجہ سے خدا تعالیٰ نے ان سے زائل کر دیا*

خبر دینے والے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جنکو لوگ پاگل اور بہت ذلیل سمجھتے ہیں۔ یہاں وہ مراد نہیں۔ ایک وہ ہوتے ہیں جو سر کردہ اور معزز ہوتے ہیں۔ جیسے جھنڈے والے پیر۔ اور کوٹھے والے پیر مولوی عبداللہ غزنوی جو سر کردہ اور سردار تھے۔ انکی مثال ایسی ہے جیسے بادشاہ کے آنے سے پہلے بادشاہ کے نقیب اسکے آنے کی خبر دیتے ہیں۔ اور بادشاہ کے آنے کے بعد انکی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ اور وہ خاموش ہو جاتے ہیں۔ اسلئے ایسے سب لوگ نقیب ہی تھے۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد خاموش ہو گئے*

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی کہ کوئی شخص جسپر کوئی ذمہ واری ہو دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ یہ ایک ایسی آیت ہے۔ جس کے متعلق ایک بھاری اختلاف ہے۔ کہ اس کے معنی کیا ہیں۔ عیسائی اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اگر کسی پر قرضہ ہو تو دوسرا شخص اُتار دیتا ہے۔ تو اس کا بوجھ اٹھا لیتا ہے۔ ایسے ہی حضرت عیسےٰ نے بھی بوجھ اٹھا لیا دوسری بات یہ کہتے ہیں کہ گنہگار دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ اور مسیح چونکہ بے گناہ تھا۔ اس نے دوسروں کا بوجھ اٹھا لیا۔ اور اسی طرح اگر کسی کو کوئی تکلیف ہو تو اس کے اعزّا و اقربا کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے وہ اس کی تکلیف میں شریک ہوتے اور اس کا بوجھ اٹھا لیتے ہیں۔ یعنی گنہگار جان بوجھ نہیں اٹھا سکتی۔ اور وہ کہتے ہیں کہ سوائے عیسےٰؑ کے تمام لوگ گنہگار تھے۔ انبیاء کو بھی گنہگار قرار دیتے ہیں۔ مثلاً موسیٰؑ نے قتل کیا۔ اور حضرت ابراہیمؑ پر جھوٹ کا الزام لگاتے ہیں۔ اس کے لئے وہ ثبوت میں کتب الہامی پیش کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہماری اور تمہاری کتابوں سے ثابت ہے کہ نبیوں نے گناہ کئے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ بوجھ اٹھانیوالے کے معنے یہاں گنہگار نہیں۔ بلکہ ذمہ وار کے ہیں یعنی کوئی جان جسپر کوئی ذمہ واری لگائی گئی ہو۔ اسکی جگہ کوئی دوسرا اس کی ذمہ واریوں کو پورا نہیں کر سکتا۔ مثلاً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک طالب علم امتحان میں اپنا پرچہ دوسرے سے کروا لے تو کوئی نہیں مانے گا۔ ایک سپاہی جسکو حکومت جنگ پر جانے کا حکم دے تو وہ اپنی جگہ دوسرے کو لڑنے کے لئے بھیج دے۔ ایک ہیڈ ماسٹر خود ہی اپنی جگہ پر دوسرا ہیڈ ماسٹر مقرر نہیں کر سکتا۔ ہاں ذمہ دینے والا ضرور بدلا سکتا ہے۔ جس نے پہرہ پر لگایا ہے وہ ہٹا سکتا ہے دوسرا نہیں ہٹا سکتا ؛

وزر - ذمہ داری ؛ قرضہ والا بوجھ نہیں۔

وازرۃ - بوجھ اٹھانیوالی - جس کے ذمہ لگا دیا جائے کہ وہ ذمہ داری اٹھائے۔ بوجھ اٹھانے کا مقصد یہ ہے۔ کہ جس کے ذمہ بوجھ اٹھانا ہو۔ مثلاً اگر کوئی ماں اپنے بچے کو پھینک دے تو وہ خواہ مر جائے۔ خواہ کوئی اسے پال لے ماں کی ذمہ داری کسی صورت میں ادا نہیں ہو سکتی ؛

اگر کوئی کسی کی ذمہ داری ادا کر بھی دے تو وہ اس کے گناہ سے بچ نہیں سکتا۔ ہر وہ ہستی جس پر کوئی ذمہ داری ہو کوئی اور ہستی اس کی ذمہ داری نہیں اٹھا سکتی۔ ان معنوں پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ یہاں یہ سوال نہیں ہو سکتا کہ مسیح گنہگار تھا یا نہیں بلکہ یہ کہ آیا وہ ذمہ دار تھا کہ نہیں۔ آیا اسپر کوئی احکام نازل ہوئے تھے۔ کہ نہیں۔ اسپر بھی کچھ پابندیاں اور قوانین تھے۔ جو اس کے حاکم اعلیٰ نے اسپر عائد کئے تھے۔ مثلاً نماز روزہ دعا جو کہ انجیل سے ثابت ہیں۔ مثلاً اگر کوئی نماز نہ پڑھتا ہو۔ تو دوسرا کہے کہ تیری طرف سے بھی میں ہی نماز پڑھ لیتا ہوں۔ اور وہ ظہر کے چار فرض دو دفعہ پڑھ لے یا اپنی نماز مسجد مبارک میں پڑھ لے اور اس کی نماز مسجد اقصیٰ میں تو کیا نہ پڑھنے والے کی نماز بھی ادا ہو جائیگی۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ دونوں کو سزا ملیگی۔ پہلے کو نماز نہ پڑھنے کی اور دوسرے کو اس کی غفلت بڑھانے کی۔ اور ذمہ داری لینے کی سزا ملے گی۔ مسیح بھی ذمہ دار تھا۔ اور لوگ بھی ذمہ دار تھے۔ اس طرح یہ اعتراض اٹھ جاتا ہے۔

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝

اور کیا انہوں نے یہ قانون نہیں پڑھا کہ انسان کو وہی ملتا ہے۔ جس کی وہ کوشش کرے۔ اسپر لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ باپ کا ورثہ بیٹا پاتا ہے۔ باپ محنت کرتا ہے اور اولاد اس کے محنت سے کمائے ہوئے مال کی مالک ہوتی ہے۔ مگر یہاں وہ جزا مراد ہے۔ جو حق کے طور پر ملتی ہے۔ ورثہ مراد نہیں۔ اگر ورثہ ہو تو یہ چاہیئے کہ باپ نیک ہو تو بیٹا بھی نیک ہو۔ مگر ایسا نہیں ہوتا بعض نبیوں کے بیٹے بد ہوتے ہیں۔ اور کئی برے لوگوں کے بیٹے نیک اور نبی ہوتے ہیں۔ روحانی انعامات ورثہ کے طور پر نہیں ملتے۔ ورثہ اور چیز ہے۔ اور حق اور چیز۔

للانسان یعنی جس کی سعی کرتا ہے وہی اسکا حق ہوتا ہے۔ یہاں ان چیزوں کا ذکر ہے۔ جو ذاتی عمل سے ملتی ہیں۔

وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۝ اور یہ بات بھی تمام کتب میں متفقہ طور پر پائی جاتی ہے۔ کہ جو کچھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کرتا ہے۔ اس کی جزا اس کو ملنی ہے۔ اور یہ ضرور دیکھا جائیگا۔ کہ اس نے اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کی کوشش کی ہے کہ نہیں۔

ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۔ تیسری بات یہ ہے۔ کہ ہر عمل خیر و شر کا نتیجہ انسان کو ضرور ملتا ہے۔ جو کچھ وہ کرتا ہے۔ وہی اس کو پورا پورا دیا جاتا ہے۔ یہ مسلمان جو فاتحہ خوانی اور قل اور ختم وغیرہ کرواتے ہیں۔ یہ فضول باتیں ہیں۔ قل ایک فریب ہے۔ ملانے کا قرآن ملانے کے پاس ہی رہتا ہے۔ جس شخص نے اپنی زندگی میں کبھی قرآن نہ پڑھا ہو یا کوئی نیک کام نہ کیا ہو تو مرنے کے بعد دوسروں کا قرآن بخشوانا اسے کیسے فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ ایسا ہے۔ کہ ایک قرآن پڑھ دینے سے تمام عمر کے گناہ بخش دے۔ یہ سبھی باتیں ہیں۔ جن پر تمام الہامی کتب متفق ہیں۔ کہ نیکی ورثہ نہیں انسان کو وہی ملیگا۔ جسکی وہ کوشش کرتا ہے۔ اور جو کچھ وہ کرتا ہے۔ اس کو اس کا نتیجہ ملیگا۔ پھر اس کو پورا پورا بدلہ دے دیا جائیگا۔

وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۝ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ۝ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ۝ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ۝ پھر یہ بات بھی تمام الہامی کتب متفق ہیں کہ ابتداء اور انتہاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہے۔ وہی ہے جس نے رلایا اور ہنسایا۔ وہی ہے جس نے مارا اور وہی ہے جس نے زندہ کیا۔ وہی ہے جس نے پیدا کیا انسان کو جوڑا بنا کر۔ مرد اور عورت کو پیدا کیا ایک چھوٹے سے قطرے سے جو ڈالا جاتا ہے۔

یعنی تم کسی طرف سے چلے جاؤ خدا مل جاتا ہے خواہ پیدائش کی طرف خواہ موت کی طرف سے۔ خدا تم ایک مرکزی نقطہ ہے۔ انسان کو پیدا بھی اس نے کیا ہے۔ اور مارتا بھی وہی ہے۔ اور دنیا میں بھی انسان خدا تعالیٰ کے قضاء و قدر کے قبضہ میں ہے رنج و راحت بھی اسی کے اختیار میں ہے۔ وہی ہنساتا ہے وہی رلاتا ہے۔ اسی مفہوم کا کسی شاعر کا ایک شعر ہے ؎

انتَ الّذی وَلَدَتكَ اُمُّكَ باكيا

انسان جب پیدا ہوتا ہے تو روتا ہے۔ پہلی دفعہ ہوا میں سانس لینا مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے یہ رونا سانس لینا سیکھنے کا ذریعہ ہے۔

تو شاعر کہتا ہے کہ اے انسان جب تو پیدا ہوا تو تو روتا تھا اور لوگ ہنس رہے تھے۔ اس لئے اب تو ایسے کام کر کہ اس کا بدلہ لے سکے۔ یعنی تو جب دنیا سے رخصت ہو تو ہنستا ہو۔ اور لوگ رو رہے ہوں۔ یعنی اعمال صالحہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرتا کہ دنیا سے جاتے ہوئے خوش اور مسرور ہو۔

وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۝ اور یقیناً وہی دوبارہ پیدا کرے گا۔ یعنی خدا تعالیٰ نے پہلی بار انسان کو وجود میں لایا اسی طرح دوسری پیدائش ہوگی۔

وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ۝ وَاَنَّهٗ هُوَ

رَبُّ الشِّعْرٰی ۙ اور وہی ہے جو دیتا ہے۔
اور وہی ہے جو چھینتا ہے۔
قنٰی ۔ دولت بعض دفعہ باب افعال میں سلب کے معنے پائے جاتے ہیں۔ یعنی اغنی و اقنی ۔ غنا اور فراخی دیتا ہے۔ یا چھین لیتا ہے۔ اور وہی شعریٰ کا رب ہے۔ شعریٰ ستارے کو کہتے ہیں۔ جسکو لوگ پوجتے ہیں۔ (یعنی شعریٰ کا خالق و مالک بھی وہی ہے اسلئے اس کی ہی عبادت کرنی چاہیئے)

وَاَنَّہٗۤ اَھْلَکَ عَادَا ۨ الْاُوْلٰی ۙ وَثَمُوْدَا فَمَاۤ اَبْقٰی ۙ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّھُمْ کَانُوْا ھُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰی ؕ اور وہی ہے جس نے عاد اولی اور ثمود کو ہلاک کیا۔ پس ان میں سے کوئی بھی باقی نہ رہا۔ اور ان سے پہلے قوم نوح کو ہلاک کیا۔ کیونکہ وہ ظالم و سرکش تھے۔

عاد اولی ایک زبردست حاکم قوم تھی۔ قوم نوح جو لوگ بابل میں حاکم تھے ۔

وَالْمُؤْتَفِکَۃَ اَھْوٰی ۙ فَغَشّٰھَا مَا غَشّٰی ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکَ تَتَمَارٰی ۝ الٹائی ہوئی بستیوں کو جس نے الٹا دیا۔ پھر ڈھانکا اسکو جس نے ڈھانکا۔

موتفکۃ ۔ بعض اوقات واقعہ سے پہلے بھی اسکا نام رکھا جاتا ہے۔

جیسے نادر شاہ والی پیشگوئی پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ وہ نادر خان تھا۔ مگر قرآن کریم سے ثابت ہے کہ ان بستیوں کا پہلے ہی الٹائی ہوئی بستیاں نام رکھا گیا ۔

فغشٰی ۔ ان کو ڈھانک لیا۔ یعنی مٹی پتھر وغیرہ نے ڈھانپ لیا۔ تو تو خدا تعالیٰ کی کسی نعمت کے متعلق جھگڑتا ہے۔ یا شک کرتا ہے۔ قرآن کریم میں بعض اوقات میں کس سے خطاب ہوتا ہے۔ اس پر ناوان کہتے ہیں۔ کہ رسول کریم مخاطب ہیں۔ حالانکہ غیر مخاطب ہوتا ہے۔ بعض دفعہ سزا بھی نعمت ہوتی ہے۔ یعنی ان لوگوں کے لئے جو اس سزا سے بچائے جاتے ہیں۔ اور ان کے لئے جو عبرت پکڑتے ہیں اور ہدایت پا جاتے ہیں۔ انگریزی میں ایک مثل ہے۔ کہ ایک کا دکھ دوسرے کا سکھ ۔

ھٰذَا نَذِیْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰی ۝
یہ بھی ایک نبی ہے جیسے کہ پہلے نبی تھے ۔

اَزِفَتِ الْاٰزِفَۃُ ۚ لَیْسَ لَھَا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ کَاشِفَۃٌ ؕ اور اس نبی کے لئے بھی ایک قریب آنیوالی گھڑی ہے۔ جسکو سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی نہیں کھول سکتا ۔

یعنی جس نے ذمہ لگایا وہی اسکو اٹھا سکتا ہے۔

اَفَمِنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ ۙ وَتَضْحَکُوْنَ وَلَا تَبْکُوْنَ ۙ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝ کیا تم اس بات پر تعجب کرتے ہو ہنستے ہو اور روتے نہیں۔ اور تم غفلت میں پڑے ہو۔ یعنی تم ہنستے ہو کہ یہ معمولی انسان ہے۔ حدیث سے مراد قرآن کریم ہے بعض نااہل یہاں سے حدیث پر ایمان مراد لیتے ہیں۔ سامد غافل ۔ متکبر ۔

فَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ وَاعْبُدُوْا ۝ خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ کرو۔ اور دعا بھی کیا کرو۔ اور خدا تعالیٰ کے مومن بندوں میں داخل ہو جاؤ۔ تا آئندہ عذاب سے بچ جاؤ ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی خاتون کی دُعاء

بارگاہِ ایزدی میں

خدایا مجھ کو تو مسلم بنا دے
طریقے معرفت کے سب بتا دے
جو جانِ ناتواں میں جان ڈالے
مجھے تو اپنا وہ چہرہ دکھا دے
مجھے قرآن سکھلا دے الٰہی
پڑھانا چاہیئے جیسا پڑھا دے
صحابیات نے جس رہ سے پایا
مجھے وہ راہ اپنی تو بتا دے
یہ دنیا ہے فقط اک نقش فانی
مری تو آخرت سے لو لگا دے
پلا کر شربتِ دیدار مجھ کو
مری ساری پیاسوں کو بجھا دے
ترے در پر مرا سر ہو ہمیشہ
مجھے تو اس قدر ذوقِ دعا دے
یہانتک مجھ کو ذوقِ بیخودی دے
کہ جو خود بیخودی کو بھی بھلا دے
مجھے دُنیا کی ہر نعمت عطا کر
خصوصًا معرفت اور اتقاء دے
رشیدہ اور امینہ کی تمنّا
ہے بس اتنی کہ اِک جلوہ دکھا دے

(مرسلہ: عظمت قادیان۔ دارالامان)

عورت کیا ہے

(۱) عورت گلاب کا پھول ہے اور اسمیں خودداری کا ایک چھوٹا سا کانٹا لگا ہوا ہے؛ (ٹینی سن)

(۲) انسان کے لئے سب سے بڑی دولت ایمان اور باعصمت بیوی ہے؛ (حضرت عمرؓ)

(۳) دنیا غمگین تھی۔ باغ ویران تھے۔ اور زاہد گوشہ نشین آہ آہ کر رہے تھے۔ یہانتک کہ عورت مسکرائی اور اس نے ساری کائنات کو مسرت سے معمور کر دیا؛ (کیمپ بیل)

(۴) عورت جہاں کہیں جاتی ہے اللہ کی بیشمار رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں؛ (چاسر)

(۵) عورت کو ایسا خیال کرو جیسے پسلی کی ہڈی۔ ہڈی کو اگر سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ بیٹھو گے۔ اور اگر اس سے کام لینا چاہو گے۔ تو وہ ٹیڑھے پن میں ہی کام دیگی؛ (حدیث)

(۶) عمدہ سجی ہوئی میز کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ جس کے نزدیک عورت جلوہ گر نہیں؛ (وارٹن)

(۷) بیوی کی صحت پر ترقی و تنزل کا انحصار ہے؛
(لارڈ بھرسے)

(۸) مرد خدا کے درخت ہیں اور عورتیں خدا کے پھول؛
(ٹینی سن)

(۹) جس کی رفیقہ حیات عقل و ہوش رکھتی ہو۔ اس سے زیادہ کوئی خوش نصیب نہیں؛ (ٹینی سن)

(۱۰) عورت برکت دینے کیلئے بنائی گئی ہے؛ (ایک انگریز)

(راقم شیخ ف۔ ا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

بال کٹوانے کا حکم

جنوبی چین میں کمیونسٹوں کی کچھ عرصہ حکومت رہی۔ اس نے ایک حکم جاری کیا تھا۔ کہ سب عورتیں بال کٹوائیں چنانچہ اب مشہور مقام کینٹن میں ہزاروں عورتوں نے اپنے بال کٹوائے ہیں۔ حکم میں یہ صاف طور پر درج تھا کہ ہر عورت جو ۴۰ سال سے کم عمر کی ہو۔ اپنے بال کٹوائے۔ چنانچہ عورتوں نے پرانے فیشن کو خیر باد کہکر اپنے بال کٹوانے شروع کر دیئے۔ گویا ایک طرف سیاسی انقلاب آیا۔ اور دوسری طرف فیشن میں بھی انقلاب آگیا۔

سوئی کا کام

حال ہی میں لنڈن میں سوئی کے کام کی نمائش ہوئی۔ اس میں سب سے خوبصورت اور عجیب چیز ایک قدرتی نظارہ تھا۔ جو بالکل ہی بالوں سے تیار کیا گیا تھا۔ ڈچز آف گلوسٹر نے ۱۷۹۹ء میں اپنے اور اپنے بچوں کے بالوں سے اسے بڑی محنت سے بنایا تھا۔ اس کا ڈیزائن ملکہ الزبتھ نے تیار کیا تھا۔

آنکھوں کا ٹانک

لنڈن کے اخبار "سنڈے کرانیکل" میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں عورتوں کے لئے چند مفید ہدایات درج ہیں۔ عورتوں کو یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ ہر روز ٹانک کے دیگر سامان کے علاوہ اس ٹانک کا ضرور استعمال کریں۔ اس کا نسخہ بالکل معمولی ہے۔ تھوڑا سا بوریسک لیکر اسے پانی میں حل کردو۔ اور پھر اسمیں گلاب کے چند قطرے ڈالدو۔ یہ بالکل نیا نسخہ ہے۔ ایک اور ٹانک یہ ہے۔ کہ آنکھوں پر باری باری گرم اور ٹھنڈے پانی کی پٹی رکھی جائے۔ یہ طریقہ آنکھوں کے لئے نہایت مفید ہوگا۔

روس میں عورتوں کی پوزیشن

پہلے پنجسالہ پروگرام سے روس کی جفاکش عورتوں کی پوزیشن میں ایک بھاری تبدیلی پیدا ہوگئی ہے۔ شہروں اور دیہات کی عورتوں کی سیاسی تعلیم و تنظیم کیطرف خاص توجہ دیجاتی ہے۔ اس لئے عورتوں نے بھاری ترقی کرلی ہے۔ چند ہی سالوں میں بے شمار ڈرائینگ روم۔ کارخانوں میں باورچی خانے۔ پبلک لانڈریاں۔ کپڑا سینے کے کارخانے وغیرہ کھل گئے ہیں۔ جن سے عورتوں کو گھروں میں کام کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ اس لئے وہ گھروں کے باہر سرگرمیوں میں اچھی طرح حصہ لے سکتی ہیں۔

سوویٹ پنچائتیں اور عورتیں

معلوم ہوا ہے۔ کہ ۴ لاکھ سے زیادہ عورتیں یا تو دیہاتی پنچائیتوں کی ممبر ہیں یا اگزکٹو کمیٹی کی ممبر ہیں۔ ایک لاکھ سے زیادہ عورتیں عدالتوں کی جج منتخب کی گئی ہیں۔ دس فیصدی عورتیں انجینئر اور مکینک ہیں۔ کیمیکل انڈسٹری میں ان کی تعداد ۲۰ فیصدی تک پہنچ گئی ہے۔ عورتوں کا تمدنی معیار بھی بہت بلند ہوگیا ہے۔ پہلے ناخواندہ آبادی میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورتوں کی بھاری اکثریت تھی۔ مگر اب یونیورسٹیوں صنعتی سکولوں وغیرہ میں وہ تمام طلبار کا ایک تہائی ہیں ٭

برما میں عورتوں کا درجہ

ایک برمی عورت اپنے خاوند کی جائداد کی ویسی ہی مالک ہے۔ جیسے کہ خاوند۔ خاوند کی موت پر وہ تمام جائداد کی وارث ہے۔ اور اگر وہ دوبارہ شادی کرے۔ تو نصف جائداد اس کے حصے میں آتی ہے۔ اور باقی بچوں میں تقسیم کی جاتی ہے۔ عورت گھر کی مالکہ ہے۔ تمام روپے پیسے کا انتظام اس کے ہاتھ میں رہتا ہے۔ گھر میں جو کھانا تیار کیا جاتا ہے وہ سب اس کی زیر نگرانی ہوتا ہے۔ بچوں کی پرورش اور تیمارداری اس کا ایک ضروری فرض ہے۔ ڈاکٹر ماسا جنہیں جائینٹ سیلیکٹ کمیٹی کے ہندوستانی ڈیلیگیشن میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ ایک بیان کے دوران میں لکھتی ہیں۔ کہ برمی عورت ان خوبیوں کی بنا پر آئین میں مناسب درجہ حاصل کرنے کی مستحق ہے ٭

صرف لڑکے پیدا ہونگے

انگلینڈ کی نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل ریسرچ نے ڈاکٹر اے۔ ایس پارکیز۔ مس مارگرٹ بل آف یونیورسٹی کالج اور مس رتھ ڈینر بی آف میڈیکل ریسرچ کونسل پر مشتمل ایک کمیٹی اس بات کی تحقیقات کرنے کے لئے مقرر کی تھی۔ کہ آیا لڑکا یا لڑکی پیدا کرنا انسان کے اپنے اختیار میں ہے۔ اور کونسی باتیں ہیں جو اس بات کے فیصلہ پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اس کمیٹی نے اپنی تحقیقات کے بعد رپورٹ مرتب کر لی ہے۔ جسے عنقریب شائع کر دیا جائیگا ٭

اس سوال کے متعلق جرمن سائینسدان نے اعلان کیا ہے۔ کہ انہوں نے ایک ایسا طریقہ دریافت کیا ہے جس سے اگر وہ چاہیں تو آئندہ دس سال تک جرمنی میں صرف لڑکے ہی پیدا ہو سکتے ہیں ٭

۹۱ برس کی عمر میں انعام

لنڈن کی ایک اطلاع ہے۔ کہ عورتوں کی دوڑ میں ایک ۹۱ سال کی عمر کی عورت بھی شامل ہوئی۔ جسکا نام مس میری گرفتھ بتایا جاتا ہے۔ یہ عورت دوڑ میں دوسرے درجہ پر رہی۔ اس عورت کا بیان ہے کہ وہ اس سے پہلے بھی کئی بار مردوں کی دوڑ میں شامل ہو چکی ہے۔ اور کئی انعام حاصل کر چکی ہے ٭

۸۵ سال کی عمر میں شادی

آسٹریلیا میں ایک عورت نے جسکا نام مسز سمتھ بتایا جاتا ہے ۸۵ سال کی عمر میں شادی کی ہے۔ جس مرد سے شادی کی ہے۔ اس کی عمر ۲۸ سال ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ نوجوان نے شادی اس وجہ سے کی ہے کہ عورت کے پاس روپیہ کافی ہے ٭

۸۰ سال کی عمر میں طلاق

مسٹر ہنری فارکنگ ریٹائرڈ کوچمین لنڈن کی عمر اس وقت ۸۵ سال ہے۔ اس کی بیوی کی عمر ۸۰ سال بتائی جاتی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسز فارکنگ نے عدالت میں درخواست دی ہے کہ اس کا خاوند اسے

بہت تنگ کرتا ہے ۔ شراب کے نشہ میں اسے پیٹتا ہے ۔ اس لئے اسے طلاق دلائی جائے ۔ مس موصوف کی پوتی بطور گواہ پیش ہوئی ۔ عدالت نے بیان قلمبند کرنے کے بعد مسز فارکنگ کو طلاق دلا دی ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موضع چاندپور ضلع مظفر پور میں تباہ کن آتش زدگی سے بھاری نقصان ہوا ۔ ایک مرد ۔ ۴ لڑکے اور چھ لڑکیاں جل کر مر گئیں ۔ ڈسٹرکٹ بورڈ شفاخانہ اور اس کے عملہ کے مکانات جل کر راکھ ہو گئے ؛

پٹیالہ ۔ ۲ را پریل ۔ اطلاع آمدہ راجپورہ مظہر ہے کہ ایک آدمی یورپین ڈریس میں پرائمری گرل سکول میں گیا ۔ اور مسٹرس کو کہا کہ میں چیف انسپکٹر آف سکولز ہوں ۔ اور معائنہ کرنا چاہتا ہوں ۔ مسٹرس کو شک گزرا اور اس نے اپنے چپڑاسی کی معرفت اپنے والد کو بلایا ۔ اتنے میں وہ شخص فرار ہو گیا تھا ۔ لیکن شور مچانے پر دوکانداروں نے گرفتار کر لیا ۔ اور حوالہ پولیس کر دیا ۔ اس کی تلاشی لینے پر دو چھرے ۔ چار نیکر اور گیارہ کوٹ نکلے ۔ اس نے کوٹ اور نیکریں ۔ ایک دوسرے کے اوپر پہنے ہوئے تھیں ؛

۳۱ رمارچ چک ۲۷ میں پرسوں رات کیوقت ایک سکھ عورت کے بال کسی نے کاٹ دیئے ہیں علاقہ میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں ؛

ہری پور ۔ موضع ڈھنگا کے ایک مولوی نے اپنی بیوی کو اس لئے قتل کر دیا ہے ۔ کہ وہ اس سے پوچھے بغیر عید پر میکے چلی گئی تھی ؛

لنڈن (بذریعہ ڈاک) حساب لگایا گیا ہے کہ لنڈن میں ہر تین منٹ میں ایک شادی ہوتی ہے ۔ اور ہر سال آتشین اسلحہ سے ۱۶۰۰ اشخاص ہلاک کئے جاتے ہیں ؛

کراچی ۔ موضع کندیارو سے اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ کہ وہاں ایک مسلمان عورت کو اس کے سسر نے نہایت بے رحمی سے ہلاک کر دیا ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بوڑھے سسر نے کسی بات پر اپنی بہو کی گوشمالی کی جس پر اس نے اسے مشتعل ہو کر گالیاں دینی شروع کر دیں ۔ بوڑھے کو اسقدر غصہ آیا ۔ کہ اس نے جلتی ہوئی لکڑی لیکر اس کے منہ میں ٹھونس دی ۔ جب وہ پھر بھی باز نہ آئی تو اس نے اسکے سر پر اتنے زور سے لکڑی رسید کی ۔ کہ وہ بیہوش ہو گئی ۔ پیشتر اس کے کہ اسے کوئی طبی امداد پہنچائی جاتی ۔ اسکی جان نکل گئی ۔ بوڑھے کو گرفتار کر لیا گیا ہے ؛

۱۹۳۲ء میں چار باپوں اور ۳۲ ماؤں نے اپنے ۴۳ لڑکوں اور ۳۴ لڑکیوں کو مار کر خودکشی کر لی ۔ اس طرح کل ۷۳ بچے ہلاک کئے گئے ۔ یہ تعداد صرف ٹوکیو اور مضافات کی ہے ؛

نیروبی ۳ر اپریل ۔ یہاں کے مشہور دانی سیٹھ نانجی کالیداس مہتہ نے آریہ پرتی ندھی سبھا جنوبی افریقہ کی معرفت ۱۵ لاکھ شلنگ کا دان کیا ہے ۔ ان میں سے ۳ لاکھ پوربندر میں کنیا گوروکل قائم کرنے کے لئے ہے ۔ اور ۳۵ ہزار شلنگ بڑودہ مہاودیالہ کے لئے ہے ؎

لنڈن ۲۵ر مارچ ۔ پچھلے ہفتے یہاں ایک مشہور گداگر کی موت واقع ہوئی ہے ۔ جو ساری عمر گداگری کرتا رہا ۔ لاش کی جیب سے جو سڑک کے کنارے پڑی ہوئی پائی گئی ۔ ایک ہزار پونڈ اور چند کمپنیوں کے حصص سرٹیفکیٹ دستیاب ہوئے تھے ؎

لنڈن ۲۳ر مارچ ۔ پچھلے اتوار کو دو ہوا باز ڈیڑھ ہزار فٹ کی بلندی سے زمین پر گر پڑے لیکن بجائے اس کے کہ زخمی ہوتے ۔ گرتے ہی وہ دوڑ کر گھروں کی طرف روانہ ہو گئے ہیں ۔ انکی صحت بالکل اچھی ہے ؎

قاہرہ ۔ ۳۱ر مارچ ۔ ایک مصری مسلمان نوجوان برلن میں تعلیم حاصل کرتا تھا ۔ چونکہ وہ بہت امیر تھا ۔ اس لئے اس نے ۹ بیویاں رکھی ہوئی تھیں ۔ مگر سب ایک دوسری سے خفیہ طور پر ۔ ایک آسٹرین بیوی نے اس پر فرار کے الزام میں مقدمہ دائر کیا ہے ۔ اور اس کے وارنٹ گرفتاری جاری ہو گئے ہیں ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بخارسٹ ۔ ۳۱ ۔ مارچ) رومانیہ میں کل شام خوفناک زلزلہ آیا ۔ جس نے ساری سرزمین ہلادی ۔ کئی مکانات گر گئے ہیں ۔ مگر زیادہ نقصان ناچ گھر کا ہوا ہے ۔ جس میں بہت سی عورتیں ناچ رہی تھیں ۔ بیسیوں عورتیں زخمی ہو گئی ہیں ۔ زلزلہ کے ساتھ طوفان باد بھی آیا ۔ ٹیلیفون کا سلسلہ خراب ہو گیا ہے ؎

"پیپرسنز ویکلی" کے تازہ پرچہ میں ایک افسر کے قلم سے ہندوستان کی معاشرتی زندگی کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے ۔ جو یقیناً تاریک پہلو پیش کرتا ہے ۔ سنہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کا حوالہ دے کر لکھتا ہے ۔ کہ اس وقت بھی ایک کروڑ ۲۰ لاکھ کمسن لڑکیاں ایسی موجود ہیں ۔ جن کی عمر دس سال سے کم ہے وہ شادی شدہ ہیں ۔ ان میں سے کئی بیوہ ہو چکی ہیں ۔ ۳۲ لاکھ بچے پیدا ہوتے ہی مر جاتے ہیں ۔ کیونکہ مائیں کمسن ہوتی ہیں ۔ کئی اضلاع میں اب بھی بیواؤں کو خاوندوں کے ساتھ جلادیا جاتا ہے ۔ مسلمانوں کے متعلق لکھا ہے ۔ کہ "شادی ہوتے ہی لڑکی کو پردے میں بند کر دیا جاتا ہے" ؎

وصیّت

۴۱۱۷ - منکہ فیض احمد ولد غلام محمد صاحب قوم کاہو جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء سکنہ بھاگووال ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۶ ۲/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

اسوقت میری جائداد موازی بارہ کنال کا نصف حصہ موازی چھ کنال واقعہ موضع بھاگووال تحصیل سیالکوٹ ہے۔ تخمیناً اسوقت اس کی قیمت ۶۰۰/- روپیہ ہے۔ مگر یہ زمین اسوقت ۲۵۰/- روپیہ میں رہن ہے۔ اور کوئی جائداد میری غیر منقولہ نہیں ہے۔ مگر میرا گذارہ اراضی مذکور پر نہیں ہے۔ بلکہ ۵/- روپیہ ماہوار تنخواہ پر ہے۔ میں اپنی غیر منقولہ جائداد جس میں اراضی مذکورہ بالا بھی شامل ہے۔ جو میری وفات کیوقت میری مملوکہ ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن ہوگی۔ اور اپنی ماہوار آمد کیمتعلق ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ المرقوم ۲۹ ۹/۳۴ کاتب ماسٹر فضل الٰہی سیکرٹری جماعت احمدیہ وزیر آباد۔ بقلم خود

العبد:- حافظ فیض احمد خادم مسجد احمدیہ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ متوطن ساکن بھاگووال ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع سیالکوٹ نشان انگوٹھا

گواہ شد:- چوہدری عزیز احمد وکیل وزیر آباد۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بقلم خود۔ گواہ شد:- میاں اللہ رکھا احمدی ڈرائیور ولد میاں شیر محمد محلہ خرادیاں۔ اندرونی سیالکوٹی دروازہ شہر وزیر آباد۔

(دستخط انگریزی)

مجلس مشاورت میں لڑکیوں کی تعلیم کا مسئلہ

سب کمیٹی نظارت تعلیم و تربیت کی رپورٹ لڑکیوں کی تعلیم کے متعلق جناب چودھری ظفر اللہ خانصاحب نے پیش کی اور اظہار رائے کے بعد حضور نے بعض ترمیمات کے ساتھ اس کے ایک حصّہ کی منظوری عطاء فرمائی۔

یکم اپریل سب کمیٹی نظارت تعلیم و تربیت کی بقیہ رپورٹ پیش ہوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۳۱ مارچ کے آخری اجلاس کی بعض تقریروں پر تبصرہ فرماتے ہوئے لڑکیوں کی تعلیم جس رنگ میں ہونی چاہیئے اُس کا ذکر کیا اور اس کے مطابق نصاب تعلیم تیار کرنے کا ارشاد فرمایا۔ پھر کچھ ہدایات حضور نے مجوزہ سکیم کے متعلق فرمائیں۔ اور سکیم میں ان ہدایات کے ماتحت تغیر کرنے کیلئے سب کمیٹی مقرر کرتے ہوئے سکیم کے متعلق منظوری عطاء فرمائی۔

فضل اور رحیم سے دانتوں کی بیماریاں ہمیشہ کے لئے دفعہ

یہ عرصہ بیس سال کی تجربہ شدہ دانتوں کی ہر بیماری گندے اور خراب دانتوں مسوڑوں کا بہترین علاج خون اور پیپ کے لئے ایک اکسیر چیز ہے۔ پائیوریا کے جراثیم کو ہلاک کرکے دانتوں کو ہر بیماری سے محفوظ رکھنے والی ادویات کا باقاعدہ استعمال شروع کردیں۔ ڈنٹل کریم۔ ڈنٹل لوشن ۱/ ڈنٹل لوشن ۲/ ڈنٹل پوڈر ۱/ ڈنٹل پوڈر ۲/ تمام ادویات کی قیمت ۸/

حکیم فقیر احمد خان احمدی حکیم حاذق ماہر امراض دندان۔ (جالندھر چھاؤنی (پنجاب)

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔